REGD. No. L. 6254

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

روزنامہ

الفضل

یوم چہار شنبہ

خطبہ نمبر ۴۶

فی پرچہ ایک آنہ ۱۰ نئے پیسے (سالانہ)

۱۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۲ نبوت ۱۳۴۰ ھش ۲۲ نومبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل دوپہر کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ ویسے عام طبیعت بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ حسب معمول کل بھی حضور بعد نماز عصر کچھ وقت سیر کے لئے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

جاپان پاکستان کو مزید اقتصادی و فنی امداد دینے پر ہمدردی سے غور کریگا

دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو بھی مزید فروغ دینے کی کوشش کی جائیگی۔ وزیر اعظم جاپان کا بیان

کراچی ۲۱ نومبر۔ صدر ایوب اور وزیر اعظم جاپان مسٹر اکیدا نے اپنے اس عزم کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ بین الاقوامی امن کی تنظیم کے طور پر اقوام متحدہ کا اختیار بڑھانے کی مزید کوشش کریں گے اور اس ادارہ کو اور مضبوط بنائیں گے۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر اکیدا نے کہا ہے کہ جاپان پاکستان کو مزید اقتصادی و فنی امداد دینے پر ہمدردی سے غور کرے گا۔ اور دونوں ملکوں میں تجارتی تعلقات کے فروغ کی مزید کوششیں کی جائیں گی۔ مسٹر اکیدا کل پاکستان سے نئی دہلی پہنچ گئے۔ ان کی روانگی سے پہلے صدر ایوب اور وزیر اعظم اکیدا کی طرف سے ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔

مسٹر ہیاتو اکیدا نے روانگی سے قبل حکومت اور پاکستان کے عوام کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا مجھے افسوس ہے کہ میں مشرقی پاکستان کا دورہ نہ کر سکا۔ لیکن میری یہ عادت ہے کہ میں اپنے دورہ کے دوران ایک دو مقامات چھوڑ دیتا ہوں۔ تاکہ میں اس جگہ دوبارہ دورہ کر سکوں۔

قبل ازیں وزارت قومی تعمیر نو اور اطلاعات کے سکرٹری مسٹر ہاشم رضا نے جاپان کے وزیر اعظم کو بتایا کہ مشرقی پاکستان کے عوام آپ کے دورے کے منتظر ہیں۔ وزیر اعظم ہیاتو اکیدا نے جنرل برکی سے بات چیت کرتے ہوئے انقلابی حکومت کے تحت پاکستان میں ترقی کی رفتار کی تعریف کی۔ آپ نے اس بات پر مسرت ظاہر کی کہ تھوڑے عرصہ میں اتنی زیادہ ترقی کی گئی۔ آپ نے صدر ایوب کو بھی خراج تحسین ادا کیا۔

لاسہ میں بھارتی قونصل خانہ کے باہر چینی محافظ مقرر کر دیئے گئے

چین سے بار بار احتجاج کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۲۱ نومبر۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل بتایا کہ کمیونسٹ چین نے لداخ کے کچھ اور علاقے میں مداخلت کی ہے۔ آپ نے بتایا کہ بھارت نے اس سلسلہ میں کچھ فوجی کارروائی بھی کی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔ وزیر اعظم نہرو نے بھارتی لوک سبھا کو بتایا کہ بھارت نے اس سلسلہ میں چین سے احتجاج کیا ہے۔ آپ نے چین کے ان الزامات کی تردید کی کہ بھارت افریقی ایشیائی ملکوں کی نو آبادیاتی نظام کے خلاف جدوجہد کی حمایت نہیں کر رہا ہے۔ پنڈت نہرو نے ایوان کو بتایا کہ ملک کی سلامتی کی خاطر کالمپونگ میں چین کے تجارتی مشن کی نقل و حرکت پر سخت پابندیاں عائد کی گئی ہیں آپ نے اس کی تصدیق کی کہ لاسہ میں بھارتی قونصل خانہ کے باہر چینی محافظ مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جس سے بھارتی افسروں کے لئے اپنا روزمرہ کا کام تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں چین سے بار بار احتجاج کیا گیا لیکن اسکا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

مولوی امام الدین صاحب کا عزم انڈونیشیا

احباب نے ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر دلی دعاؤں سے رخصت کیا۔

ربوہ ۲۱ نومبر۔ مکرم مولوی امام الدین صاحب خدمت اسلام کی غرض سے انڈونیشیا تشریف لے جانے کی غرض سے کل مورخہ ۲۰ نومبر کو صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر نہایت پُر خلوص طور پر الوداع کہا۔ اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اسٹیشن پر ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر کثیر التعداد احباب کے علاوہ مکرم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت آپ کے بخیر و عافیت پہنچنے اور خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق ملنے کے لئے دعا کریں۔

جھنگ ڈسٹرکٹ ہائی سکول ٹورنامنٹ میں

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی نمایاں کامیابی

ربوہ ۲۰ نومبر۔ ضلع جھنگ کے ۲۲ ہائی سکولوں کا ٹورنامنٹ کل شام جھنگ میں اختتام پذیر ہوا۔ جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ۱۲ Cups میں سے ۴ جیت کر نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ہماری والی بال اور اتھلیٹکس کی ٹیمیں اول۔ اور کرکٹ اور ہاکی کی دوم قرار پائیں۔ اور انفرادی طور پر طلباء نے متعدد کھیلوں میں حصہ لیا اور اوّل پوزیشن حاصل کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (نامہ نگار)

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام

"آواز" کے موضوع پر ڈاکٹر عبد البصیر پال کا لیکچر

ربوہ — مورخہ ۱۹ نومبر کو شعبہ طبیعات پنجاب یونیورسٹی کے صدر جناب ڈاکٹر عبد البصیر پال صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی نے بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام کیمسٹری تھیٹر میں "آواز" کے موضوع پر ایک نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات لیکچر دیا۔ بزم اردو کے اس خصوصی اجلاس میں صدارت کے فرائض ڈاکٹر وحید قریشی صاحب ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی صدر شعبہ فارسی اسلامیہ کالج لاہور نے ادا فرمائے۔

ڈاکٹر عبد البصیر پال نے ایک گھنٹہ کے اس لیکچر میں سائنسی آلات کی مدد سے متعدد تجربات اور سلائیڈز دکھا کر بہت عام فہم اور دلچسپ انداز میں واضح کیا کہ آواز کیسے پیدا ہوتی ہے؟ آواز کیوں سنائی دیتی ہے؟ آواز بھونڈی یا سریلی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

خطبہ جمعہ

پورے جوش اور عزم وہمت کے ساتھ دین کی خدمت کرنے اور اسے دنیا میں پھیلانے کی کوشش کرو

کسی کی تعریف پر مطمئن ہو جانا اور اپنے فرض کی ادائیگی میں سستی دکھانا مومن کا شیوہ نہیں ہوتا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء بمقام کوئٹہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے آج کچھ حرارت اور سر درد کی شکایت ہے جس کی وجہ سے مَیں زیادہ دیر بول نہیں سکتا۔ مگر مَیں جماعت کو مختصر الفاظ میں اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ گو

یہ عام قاعدہ ہے

کہ جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی مامور دنیا میں آتا ہے۔ لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اسے حقیر اور ذلیل خیال کرتے ہیں مگر اس زمانہ میں جس مامور نے مبعوث ہونا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں آنا تھا اس کے متعلق خصوصیت سے احادیث میں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ اس سے اور اس کی جماعت سے نفرت کی جائے گی۔ اور لوگ ان کی شدید مخالفت کریں گے۔

مَیں دیکھتا ہوں

کہ ہماری جماعت میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ اگر بعض لوگ جماعت احمدیہ کی تعریف کر دیتے ہیں یا کسی ایسی بات پر جو ان کے عقائد کے موافق ہو پسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں تو ہماری جماعت کے دوست خوش ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ ہمیں کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔ حالانکہ یہ کامیابی نہیں ہوتی بلکہ ایک ابتلا ہوتا ہے۔ آزمائش اور امتحان کا وقت ہوتا ہے۔ سچی بات جب بھی کہی جائیگی۔ سننے والے کو وہ کڑوی لگے گی۔ اگر وہ ہماری کسی بات کی تعریف کر دیتے ہیں یا اس پر پسندیدگی کا اظہار کر دیتے ہیں۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ ہمارے عقائد کو صحیح ماننے لگ گئے ہیں۔ بلکہ وہ اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ ان کی کسی بات کی تصدیق ہو گئی ہے۔

احادیث میں ایک واقعہ

آتا ہے جو میرے نزدیک کفار کی ایک سازش کا نتیجہ تھا۔ مگر اس میں اسی چیز کو بیان کیا گیا ہے وہ واقعہ اس طرح ہے کہ جب صحابہؓ کا ایک حصہ کفار کے مظالم سے تنگ آ کر حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلا گیا۔ تو کفار نے انہیں واپس بلانے کے لئے ایک فریب کیا اور وہ اس طرح کہ ایک دن جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سورۂ نجم کی تلاوت فرما رہے تھے کسی کافر نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ آپ کی پیٹھ کے پیچھے جا کر یہ فقرات پڑھ دیئے کہ

تلک الغرانیق العلیٰ
وانّ شفاعتھن لترتجیٰ

یعنی یہ بت بھی بڑا بلند مرتبہ رکھتے ہیں اور قیامت کے دن ان بتوں کی شفاعت بھی سنی جائے گی۔ یہ فقرات پڑھنے والے نے اس طرح پڑھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہ آیات قرآنیہ ہیں جو آپ نے تلاوت کی ہیں۔ اور مشہور کر دیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات بھی قرآن کریم میں بڑھا دی ہیں

یہ ایک منصوبہ تھا

جو ایسے وقت پر کیا گیا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سجدہ کی آیت تلاوت فرما رہے تھے۔ اس کے بعد جب آپ نے سجدہ کیا تو مشرکین بھی آپ کے ساتھ سجدہ میں چلے گئے۔ اور بعد میں انہوں نے مشہور کر دیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ دین توحید سے توبہ کر لی ہے۔ اور اقرار کر لیا ہے کہ ان بتوں کی شفاعت بھی قبول ہو گی۔ اس پر سارے خوش ہو گئے۔ اس لئے کہ اس واقعہ سے ان کی ایک بات کی تصدیق ہو گئی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ

یہ ایک پرانا طریق

چلا آ رہا ہے آج کل ہی ایجاد نہیں ہوا۔ دراصل انسانی فطرت کمزور ہوتی ہے اس لئے انسان تھوڑی سی تعریف پر خوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ مذمتیں تو ہوتی ہی رہتی ہیں چلو میری ایک بات کی تصدیق ہو گئی۔ پس جن باتوں میں اتحاد و اتفاق پایا جاتا ہے۔ ان پر ہر ایک خوش ہو جایا کرتا ہے۔ اس سے ہمیں یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب رستہ کھل گیا ہے کہ ہم کامیاب ہو گئے ہیں بلکہ دوسرا شخص صرف اس بات پر خوش ہوتا ہے۔ کہ اس کی ایک بات کی تصدیق ہو گئی ہے۔

ہر انسان میں خواہ وہ کتنا ہی بُرا کیوں نہ ہو۔

کچھ اچھی باتیں بھی پائی جاتی ہیں

بلکہ ایک دہریہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا۔ اس میں بھی بعض اچھی باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ محنت کرتا ہے خدمت خلق کرتا ہے۔ مصیبت زدوں کی امداد کرتا ہے۔ بیواؤں کی خبر گیری کرتا ہے۔ اور یتیموں کی نگہداشت کرتا ہے مگر ہوتا دہریہ ہی ہے۔ اس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں ہوتا غرض دنیا میں کوئی بھی ایسا آدمی نہیں پایا جاتا جس میں کوئی نیکی بھی نہ ہو۔ بلکہ کوئی دہریہ بھی ایسا نہیں ہوتا جس میں کوئی نیکی نہ پائی جاتی ہو دنیا کے سب سے بدتر انسان میں بھی کوئی نہ کوئی نیکی ضرور پائی جائے گی حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے شدید ترین دشمنوں میں بھی بعض اچھی باتیں پائی جاتی تھیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب

طائف میں تبلیغ

کے لئے تشریف لے گئے تو طائف والوں نے آپ کو طرح طرح کی ایذائیں دیں۔ دکھ دیئے پتھراؤ کیا۔ اور آپ کے پیچھے کتے چھوڑ دیئے جب آپ واپس تشریف لائے۔ تو مکہ والوں کے دستور کے مطابق آپ دوبارہ

شہر میں داخل ہونے کے مجاز

نہیں تھے۔ کیونکہ آپ ایک دفعہ مکہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اور مکہ والوں کے اصول کے مطابق آپ وہاں کے شہری نہیں رہے تھے اب آپ کے سامنے یہ سوال تھا۔ کہ آپ مکہ میں دوبارہ کس طرح داخل ہوں۔ آپ نے شہر کے ایک رئیس کے پاس جو آپ کا شدید ترین دشمن تھا پیغام بھجوایا کہ میں شہر داخل ہونا چاہتا ہوں کیا تم میرے لئے اعلان کرو گے کہ مجھے شہر میں داخل ہونے کی اجازت ہے اس وقت مکہ میں

کوئی خاص قانون

رائج نہیں تھا۔ کوئی پارلیمنٹ وغیرہ نہیں تھی کوئی رئیس اگر اعلان کر دیتا کہ فلاں شخص کو میری طرف سے شہر میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔ تو عرب کے دوسرے سردار اسے مان لیتے تھے۔ جب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام

اس رئیس کو ملا۔ تو اس نے اپنے پانچوں بیٹوں کو بلا کر کہا کہ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اگرچہ ہمارے دشمن ہیں مگر وہ ہماری امان میں مکہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اگر ہم کہیں کہ ہم امان نہیں دیتے۔ تو اس میں ہماری ہتک ہو گی۔ لیکن اگر ہم ان کو امان دے دیں تو شہر میں ان کی بہت مخالفت ہے۔ اور

اور اس مخالفت کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ تم پر بھی کوئی حملہ کر دے۔ اس لئے تم سب ہتھیار پہن لو۔ اور آپ کے آگے آگے چلو۔ تاکہ کوئی دشمن آپ کو ایذاء نہ پہنچا سکے۔ دیکھو یہ کیسی اعلیٰ درجہ کی خوبی تھی۔ جو آپ کے شدید ترین دشمن میں پائی جاتی تھی۔ اس رئیس کے پانچوں بیٹے اپنی ننگی تلواریں لیکر آپ کے آگے آگے چلے۔ اور آپ کو اپنے گھر چھوڑ آئے۔

اس قسم کے کئی اور واقعات

بھی پائے جاتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے تو آپ کی ایک بیٹی پیچھے مکہ میں رہ گئی تھی آپ نے اپنی بیٹی کو مدینہ بلایا اور اسے لینے کے لئے کچھ آدمی بھیجے جب وہ آدمی آپ کی بیٹی کو لیکر مدینہ جانے لگے تو وہ حاملہ تھیں۔ کسی خبیث نے آپ کے اونٹ کی ہودج کی رسیاں کاٹ دیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ اونٹ سے نیچے گر پڑیں اور انہیں چوٹیں آئیں جن کی وجہ سے مدینہ جا کر آپ کا حمل بھی گر گیا۔ اور ایک مہینہ کے بعد انہی چوٹوں کی وجہ سے آپ وفات پا گئیں۔ وہ شخص بھاگتا ہوا خانہ کعبہ میں گیا مکہ کے تمام سردار اور رؤسا وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے وہاں جاکر ان کے سامنے بڑے فخر کے ساتھ کہا کہ میں نے

کیا ہی اچھا کام کیا ہے

محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی زینب مدینہ جا رہی تھیں کہ میں نے اس کے ہودج کی رسیاں کاٹ دیں۔ جس کی وجہ سے وہ اونٹ سے نیچے گر گئیں اور انہیں بہت سی چوٹیں آئیں۔ اس مجلس میں ابوسفیان کی بیوی ہندہ بھی بیٹھی ہوئی تھیں وہ ہندہ جس نے حضرت حمزہ رضی کے ناک اور کان کٹوائے تھے اور آپ کا پیٹ چاک کروایا تھا جب اس نے یہ بات سنی تو وہ غصہ میں آکر کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی تجھے شرم نہیں آتی کہ تو نے ایک عورت پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ عرب ہمیشہ طاقتور پر ہی ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) ہمارے دشمن ہی سہی۔ مگر تو نے ان کی بیٹی پر ہاتھ اٹھانے کی کیسے جرأت کی۔ تو نے تو ہماری ناک کاٹ دی ہے تمہیں اپنے فعل پر شرم کرنی چاہیئے اور بجائے اسکے کہ تم اپنے اس کارنامہ کو فخریہ طور پر بیان کرو۔ تمہیں تو کسی کو اپنا منہ بھی نہیں دکھانا چاہیئے یہ کتنی اعلیٰ درجہ کی خوبی تھی جس کا ہندہ جیسی شدید دشمن نے اظہار کیا۔ پس کسی کافر اور بے ایمان یا شدید سے شدید دشمن کے متعلق بھی یہ خیال کر لینا کہ اس کے اندر کوئی خوبی نہیں پائی جاتی۔ غلط ہے۔

مشرقی پنجاب میں

ایک ڈاکو تھا جو اپنے علاقہ میں ڈکیتی کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ لوگ اس سے بہت خوف کھاتے تھے۔ عورتیں اس کا نام سن کر بیہوش ہو جایا کرتی تھیں۔ ہم نے اس کے متعلق اس کے گاؤں والوں سے خود سنا ہے کہ وہ غریبوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا۔ بلکہ ہمیشہ ان کی خبرگیری کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک عورت جا رہی تھی۔ اس نے اس عورت سے کہا کہ تمہارے پاس جو کچھ ہے نکال دو۔ اس عورت کو پتہ نہیں تھا کہ وہ فلاں مشہور ڈاکو ہے۔ ورنہ وہ اسے دیکھ کر ہی بے ہوش ہو جاتی۔ جب اس ڈاکو نے اس عورت سے کہا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے نکال دو۔ تو اس عورت نے کہا بیٹا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم اپنی ماں پر ہاتھ اٹھاتے ہو۔ میں تمہاری ماں کے برابر ہوں اور پھر تم مجھ پر اپنا ہاتھ اٹھاتے ہو اس ڈاکو نے کہا اچھا اب تو نے مجھے اپنا بیٹا کہا ہے میں اب

تمہارا بیٹا ہی بن کر رہوں گا

اس کے بعد وہ جب بھی کوئی چوری کرتا تھا۔ تو اس سے اس عورت کو کچھ نہ کچھ نذرانہ دے کر آتا تھا اور اس کی بہت خدمت کیا کرتا تھا۔ غرباء کو اس سے اس قدر محبت تھی کہ جب وہ گرفتار ہوا اور پولیس اسے اسٹیشن پر لے گئی۔ تو غرباء وہاں کثرت سے جمع ہو گئے اور انہوں نے اس کی گرفتاری پر رونا شروع کر دیا۔ اس لئے کہ وہ غرباء کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اور وہ اس دن اپنے محسن کی گرفتاری پر آنسو بہا رہے تھے۔ وہ ڈاکو تھا۔ ظالم تھا۔ مگر یہ نہیں کہ اس کے اندر کوئی بھی خوبی نہیں تھی۔ گندے سے گندہ فرد ہی کیوں نہ ہو۔ گندی سے گندی قوم ہی کیوں نہ ہو اس کے اندر کچھ نہ کچھ نیکی ضرور پائی جاتی ہے پس اگر کوئی شخص ہماری کسی بات کی تعریف کر دے اور ہم سمجھ لیں کہ وہ برائی کو چھوڑ بیٹھا ہے اور اس بات پر ہم خوش ہو جائیں تو یہ ہماری نادانی ہوگی۔

ہماری جماعت کو ہمیشہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے

جب تک وہ صداقت کو پھیلا نہیں لیتی جو دنیا سے مٹ چکی ہے اس وقت تک اسے صبر سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ کسی معمولی سی اتحاد و اتفاق کی بات پر اگر کوئی پسندیدگی کا اظہار کر دے اور ہم اس پر خوش ہو کر اپنے فرض کی ادائیگی میں سست ہو جائیں اور یہ سمجھ لیں کہ بس ہم کامیاب ہو گئے ہیں تو یہ حماقت کی بات ہوگی۔ یہ کوئی کامیابی نہیں ہے۔ دوسرا آدمی اس بات پر خوش نہیں ہوتا کہ اس نے ہماری بات مان لی ہے اور احمدیت کو سچا جان لیا ہے بلکہ وہ اس لئے خوش ہوتا ہے کہ اس کی بات مان لی گئی ہے۔ پس جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت اشاعتِ دین میں صرف کرنے کی کوشش کریں۔

ہمارے سپرد بہت بڑا کام ہے

جسے ہم نے سرانجام دینا ہے۔ دنیا کی اڑھائی ارب آبادی ہے جس کی ہم نے اصلاح کرنی ہے۔ پھر ہم نے ان کے جسموں پر حکومت نہیں کرنی بلکہ ہمارے سامنے ان کے دلوں کی اصلاح کا سوال ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ سالہا سال کوشش کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ دوسرے سے اپنی بات نہیں منوا سکتے۔ باپ بیٹے کو اپنی بات نہیں منوا سکتا۔ بیوی خاوند کو اپنی بات نہیں منوا سکتی۔ خاوند بیوی کو اپنی بات نہیں منوا سکتا۔ بھائی بھائی کو اپنی بات نہیں منوا سکتا۔ حالانکہ ان کے درمیان قریب ترین رشتہ ہوتا ہے۔ پاس پاس رہتے ہیں۔ جب چھوٹی سی چھوٹی بات بھی اپنے قریبی رشتہ دار سے نہیں منوائی جا سکتی تو وہ ساری دنیا سے کیسے منوائی جا سکتی ہے۔ وہ دنیا جو ہمارے ساتھ نہیں رہتی۔ ہماری رشتہ دار بھی نہیں۔ ہم اس کی ساری زبانوں کے واقف بھی نہیں۔ اعتقادی عملی۔ جذباتی اور فکری ہر لحاظ سے وہ ہم سے مختلف ہے پھر اس میں

ہر قسم کی خرابیاں پائی جاتی ہیں

کیا اقتصادی۔ کیا سیاسی اور کیا مذہبی ہم نے ان سب خرابیوں کو دور کرنا ہے۔ پھر وہ ہماری مخالف ہے۔ ہمارے پاس نہیں بیٹھتی بلکہ ہم سے دور بھاگتی ہے۔ ہم نے اس دنیا کی اصلاح کرنی ہے اس کے لئے ہمیں کتنی محنت کی ضرورت ہے۔ کتنی بڑی قربانی کی ضرورت ہے پس مخالفت کے کم ہو جانے پر مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ جانا چاہیئے بلکہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے [illegible] بھی زیادہ جوش کے ساتھ لوگوں کو سمجھانے اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس دنیا میں اگر کسی سے آپ کی چالیس پچاس سال تک دوستی رہتی ہے اور اگلے جہان میں وہ جہنم میں چلا جاتا ہے تو یہ کوئی دوستی نہیں کہلا سکتی۔ حقیقی دوستی یہی ہے کہ وہ بھی تمہارے ساتھ جنت میں ہو پس سنجیدگی اور پختہ عزم کے ساتھ کام کرو۔ جب تک اس اہم کام کے متعلق آپ کے اپنے نفسوں میں سنجیدگی پیدا نہیں ہوتی۔ دوسروں پر آپ کا کوئی نیک اثر نہیں پڑ سکتا۔ اس وقت

زمانہ کی حالت

نازک سے نازک تر ہوتی چلی جا رہی ہے اور مسلمانوں کے روحانی بچاؤ کی اب یہی صورت رہ گئی ہے کہ وہ ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جائیں اور سوائے احمدیت کے اور کسی ذریعہ سے مسلمان ایک ہاتھ پر اکٹھے نہیں ہو سکتے آخر دنیا کے تمام ممالک کسی ایک آدمی کے ہاتھ پر کیسے اکٹھے ہو سکتے ہیں یہ تبھی اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کوئی کہے کہ مجھے خدا نے بھیجا ہے پھر جن کی سمجھ میں اس کی بات آجائے گی وہ اسکے ہاتھ پر اکٹھا ہو جائے گا ورنہ تمام ملکوں اور حکومتوں کے اپنے اپنے پروگرام ہوتے ہیں اور وہ کسی دوسرے کی غلامی اختیار نہیں کر سکتے پس جب تک مختلف قومیتیں ایک آواز کے تابع نہیں ہو جاتیں اس وقت تک تمام مسلمانوں کا ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونا مشکل ہے۔ یہ اختلاف اسی صورت میں ختم ہو سکتا ہے جب کوئی کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور تمام لوگ قطع نظر اس سے کہ وہ مصری ہوں یا ایرانی۔ عربی ہوں یا افغانی اسکے ہاتھ پر اکٹھے ہو جائیں تب باوجود مختلف ممالک میں رہنے اور مختلف اقوام سے تعلق رکھنے کے ان میں اتحاد ہوگا اور وہ اسلام کی ترقی کے لئے کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ پس

اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو

اور احمدیت کو بڑھانے کی کوشش کرو آپ لوگ سلسلہ کی اشاعت میں کوتاہی کرکے اپنی کامیابی کو پیچھے ڈال رہے ہیں اور ان برکات سے جن کے آپ مستحق ہو سکتے ہیں اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں سو کوشش کرو کہ اسلام دنیا پر جلد غالب آجائے اور ہمیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ نظر آنے لگے۔

غانا مغربی افریقہ میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی مساعی

- وزراء اور اعلیٰ سرکاری افسران کو قرآن کریم کی پیشکش۔ تبلیغی جلسے۔
- سیرت النبی پر تقاریر۔ اھم شخصیتوں کی مشن ہاؤس میں آمد۔
- ریڈیو اور اخبارات میں احمدیت کا ذکر۔ یکصد دو افراد کا قبول اسلام۔

(مرتبہ: مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم — انچارج مبلغ غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا روح پرور پیغام ہر طبقہ کے افراد تک پہنچانے کی حتی الامکان کوشش کی گئی۔

آج کل غانا میں خاکسار کے علاوہ مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب انچارج اشانٹی ریجن۔ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب انچارج اکرا و ایسٹرن ریجن۔ مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب انچارج برونگ اہافو ریجن اور مکرم مولوی عبد الوہاب بن آدم صاحب انچارج شمالی غانا خدمت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر جو اس مشن کے انچارج تھے وہ ۲۳ اگست کو خاکسار کو چارج دے کر پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔

تمام مبلغین کی رپورٹ مختلف عنوانات کے ماتحت مختصر طور پر درج ذیل ہے اور قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم مبلغین کو احسن رنگ میں خدمت اسلام کرنے کی توفیق دے اور ہماری حقیر مساعی میں اپنے فضل سے برکت ڈالے اور جلد اس ملک کو اسلام کے نور سے منور کرے آمین۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

تبلیغی جلسے اور تقاریر

اشانٹی ریجن کے مرکزی شہر کماسی کی مارکیٹ کے قریب کھلے میدان میں ہفتہ وار تبلیغی جلسے منعقد کر کے سینکڑوں اشخاص تک پیغام حق مختلف عنوانات پر تقادیر کر کے پہنچایا گیا۔ جماعت کماسی کی یہ تبلیغی کوشش نہ صرف ہماری غانا کی جماعتوں کے لئے بلکہ پاکستانی جماعتوں کے لئے بھی قابل رشک ہے۔ مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب نے ان جلسوں میں سات تقاریر کیں۔ تقاریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور پھر اسکے نتیجہ میں مختلف اشخاص مزید تحقیقات کے لئے مشن ہاؤس آتے ہیں اور سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کرتے ہیں۔

مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں ڈنکوا اور بیانی قصبات میں بھی تبلیغی جلسے منعقد کر کے مختلف الخیال لوگوں تک پیغام حق پہنچایا ان قصبات کے بعض احباب نے جماعت کی تبلیغی مساعی کی وجہ سے انہی دنوں اسلام قبول کیا جن میں سے ایک کیتھولک پریچر اور ایک ریلوے کا تعلیم یافتہ ملازم ہے۔ مولانا موصوف انیا نسو گاؤں کے چیف کی دعوت پر وہاں گئے اور تعلیم کی اہمیت پر اسلامی نقطہ نگاہ سے تقریر کی۔ یہاں جلد ایک احمدیہ سکول باقاعدہ طور پر جاری ہونے والا ہے۔ جس کی منظوری افسران بالا سے لی جا رہی ہے۔

مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب نے مشرقی ریجن کے تین مقامات لگرنٹوی کیبی اور اوسینو میں تبلیغی جلسوں کا انعقاد کیا جن میں علی الترتیب دو صد۔ پانچصد اور تین صد افراد نے شرکت کی ان جلسوں میں مکرمی قریشی صاحب کے علاوہ دیگر احمدی مقررین نے بھی مختلف عنوانات پر تقادیر کیں۔ کیبی کے جلسہ میں علاقہ کا پیراماؤنٹ چیف مع اپنے اکابر شامل ہوا۔ جسے اختتام جلسہ پر تبلیغی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ پیراماؤنٹ چیف جو عیسائی ہے اس نے دو پونڈ مشن کو بطور تحفہ دئیے ان جلسوں میں اخبار ٹریکٹ وغیرہ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

علاوہ ازیں مکرم قریشی صاحب نے اکرا صدر مقام غانا کے مشن ہاؤس میں تین ماہانہ جلسے کئے جن میں ممبران کے ساتھ غیر مسلم احباب بھی شریک ہوتے رہے۔ ایک جلسہ میں مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب نے "جرمنی میں اسلام" کے عنوان پر تقریر کی۔ ایک جلسہ میں خاکسار نے عیسائیت کے بعض مسائل پر اسلامی نقطۂ نگاہ پیش کر کے بائیبل کے حوالہ جات سے اسکی توثیق کی۔ ایک جلسہ میں مکرمی قریشی صاحب نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی پر روشنی ڈالی۔

مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب انچارج مبلغ شمالی غانا نے اس ریجن کے مرکزی شہر ٹمالی میں متعدد تبلیغی پبلک جلسے کھلی فضا میں منعقد کئے جن میں آپ نے فضیلت اسلام بطلان کفارہ۔ تثلیث اور الوہیت مسیح وغیرہ مضامین پر تقادیر کیں۔ ان جلسوں میں شہر کے سکولوں کے اساتذہ کے علاوہ ڈسٹرکٹ کمشنر ٹمالی اور کئی دیگر اہم اشخاص بھی شریک ہوتے رہے۔

ان تبلیغی جلسوں کے علاوہ مکرم مولوی صاحب موصوف نے گورنمنٹ سیکنڈری سکول ٹمالی کے طلبہ میں اسلام اور دیگر مذاہب خصائص اسلام۔ تعلیمات اسلام۔ اسلام کے پانچ ارکان اور ان کی اہمیت۔ اسلامی نماز وغیرہ عنوانات پر تقادیر کیں۔ تقادیر کے بعد طلبہ سوالات کے ذریعہ اپنے شکوک و شبہات دور کرتے تھے۔

خاکسار نے منکسم اور کوام کرم مقامات پر تبلیغی و تربیتی جلسوں کا انعقاد کیا جن میں ممبران کے علاوہ کثیر تعداد میں عیسائی اور مشرکین نے شرکت کی۔ اول الذکر جگہ میں دیگر مقررین کے علاوہ خاکسار اور مکرم قاضی مبارک احمد صاحب نے تقادیر کیں اور ثانی الذکر میں خاکسار اور مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب نے تقادیر کیں۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں اپنی روانگی سے قبل مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے خاکسار مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب اور مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب کی معیت میں چیف جسٹس غانا کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم پیش کیا

مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب نے مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب کے ہمراہ دولت مشترکہ کی اقتصادی مشاورتی کانفرنس منعقدہ اکرا میں شامل ہونے والے فنانس منسٹر انڈیا اور فنانس منسٹر سیلون کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم پیش کئے۔ مکرمی قریشی صاحب نے خاکسار کے ہمراہ انچارج ریلیجس براڈکاسٹنگ ریڈیو غانا کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم پیش کیا۔ مکرم مولانا عبد المالک اور قریشی صاحب نے ڈسٹرکٹ کمشنر اکرا کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم پیش کیا

محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکنڈری سکول کماسی کے خرچ پر مکرم قریشی صاحب نے انگریزی ترجمہ قرآن کریم اور لائف آف محمد صلے اللہ علیہ وسلم (تالیف منیف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) دونوں کتب چیف ایجوکیشن آفیسر سے ملکر اعلیٰ افسران میں سرکولیٹ کرنے کے لئے وزارت تعلیم میں رکھوائیں۔

مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب نے تبلیغی اغراض کے پیش نظر تبلیغی پمفلٹ کا ماہانہ سلسلہ جاری کیا ہے۔ خاکسار نے مختلف تعلیم یافتہ اہم احباب کو ریویو آف ریلیجنز اور البشریٰ کی کاپیاں ارسال کیں نیز مشن میں آنے والے غیر از جماعت احباب کو اسلامی لٹریچر پیش کیا۔

خاص تقاریب

۱۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر

مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب نے اشانٹی ریجن کے مرکزی شہر کماسی کی غانا سوشل کلب کے وسیع ہال میں سیرت النبی کے جلسہ کا انعقاد کیا۔ جلسہ ریجنل کمشنر کی صدارت میں قرار پایا تھا لیکن اچانک سرکاری دعوت پر اسے اکرا جانا پڑا اور اس نے اپنی جگہ ڈسٹرکٹ کمشنر کماسی کو صدارت کے لئے مقرر کیا۔ اس جلسہ میں جس میں مختلف ممالک کے ہر طبقہ کے احباب شریک تھے۔ مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب کے علاوہ مکرم مسعود احمد صاحب ایم اے مسلم متوکل چیف زونگو کماسی۔ مکرم احمد ڈائریکٹر مرکزی ثقافتی متحدہ عرب جمہوریہ کماسی برانچ اور بعض غیر مسلم معززین نے تقادیر کیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ڈپٹی کمشنر نے باوجود عیسائی ہونے کے خطبہ صدارت میں اسلام کا افریقہ سے قدیمی تعلق بیان کرتے ہوئے نہایت عمدہ پیرایہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کیا نیز کہا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اہل ملک نے بہت سی قابل تعریف باتیں سیکھی ہیں۔ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت کامیاب رہا اور غیر از جماعت احباب تک نے گھر آکر مبارک باد دی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اس جلسہ میں تقریر کے علاوہ مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب نے غیر احمدی احباب کی دعوت پر ان کے منعقدہ جلسہ سیرت النبی میں بھی آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعتیہ قصائد عربی کے بعض اشعار بھی سنائے

جس سے حاضرین کو حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا علم ہوا۔

شمالی ریجن کے مرکزی شہر ٹمالی میں مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے غیر احمدی احباب کے دو مختلف جگہوں پر منعقدہ جلسوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر دیگر انبیاء کے علاوہ آپ کا رحمۃ للعالمین ہونا بیان کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم مولوی صاحب موصوف کی تقاریر کو سب احباب نے خوب سراہا اور اس کے نتیجہ میں مشن ہاؤس میں آنے والے ملاقاتیوں میں معتدبہ اضافہ ہوا۔

۲۔ دولت مشترکہ کی اقتصادی مشاورتی کانفرنس

اس کانفرنس میں پاکستانی وفد کی قیادت مکرم جناب ایس اے حسنی صاحب گورنر سٹیٹ بنک پاکستان نے کی۔ جناب گورنر صاحب کا اکرا ایئرپورٹ پر مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب نے مشرقی طرز پر پھولوں کے ہار پہنا کر استقبال کیا۔

احمدیہ مشن غانا کی طرف سے جناب گورنر صاحب اور سیرالیون کے وفد کے لیڈر جناب ایس ایم مصطفےٰ ڈپٹی وزیر اعظم سیرالیون کے اعزاز میں احمدیہ مشن ہاؤس اکرا میں ایک استقبالیہ کا انتظام کیا گیا جس میں ہر دو معزز مہمانوں کے علاوہ پاکستانی ہائی کمشنر مقیم غانا مکرم جناب اے ایچ بی طیب جی کنٹرولر ٹریڈ ڈویژن وزارت تجارت و صنعت ملایا مکرم شحاک بن رحیم اور اکرا میں مقیم دیگر پاکستانی ڈاکٹر اور انجینئرز وغیرہ بھی مدعو تھے۔

مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب نے معزز مہمانوں سے دیگر مہمانوں کو متعارف کرایا۔ پاکستانی ماکولات و مشروبات کے بعد جن کی تیاری کا تمام کام مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب۔ مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب اور مکرم قاضی مبارک احمد صاحب نے سرانجام دیا تھا۔ خاکسار نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور مختصر طور پر جماعت کی تبلیغی مساعی کو بیان کیا۔ مکرم جناب حسنی صاحب اور مکرم جناب مصطفےٰ صاحب نے احمدیہ مشن غانا کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کی اسلامی خدمات کی تعریف کی۔ دعوت کے بعد گروپ فوٹوز بھی ہوئے۔ بعد میں جناب گورنر صاحب نے اکرا مشن کی وزیٹرز بک میں تعریفی ریمارکس تحریر فرمائے۔

۳۔ مندرجہ بالا تقریب سے پہلے سابق پاکستانی ہائی کمشنر جناب ایچ بی طیب جی کو الوداعی استقبالیہ مشترکہ دعوت احمدیہ مشن غانا کی طرف سے مکرم الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دی جس میں انچارج اکرا مشن مکرم قریشی صاحب کے علاوہ خاکسار بھی شامل ہوا۔ اس دعوت طعام کا انتظام تمام کا تمام قریشی صاحب نے سرانجام دیا۔ دعوت کے بعد گروپ فوٹو بھی ہوا۔

۴۔ مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب کی غانا میں آمد پر ان کو متعدد استقبالیہ پارٹیاں دی گئیں جن میں دیگر احباب بھی شامل ہوتے اور مولانا موصوف کی نصائح سے مستفید ہوتے۔ سب سے پہلی دعوت اکرا مشن نے دی جس میں پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ غانا اور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اکرا دونوں نے سپاسنامے پیش کئے اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ اکرا میں پاکستانی ہائی کمشنر جناب طیب جی صاحب نے مکرم مولانا صاحب کو مع مکرم قریشی صاحب اپنے گھر شام کے کھانے پر بلایا۔ ایک پارٹی لوکل ہیڈکوارٹر سالٹ پانڈ میں جماعت ہائے احمدیہ غانا کی طرف سے دی گئی۔ جس میں مکرم الحاج نذیر احمد صاحب مبشر امیر و مبلغ انچارج کی صدارت میں جنرل سیکرٹری نے ایڈریس پڑھا اور مکرم مولانا موصوف نے جواب دیا۔ جب مولانا موصوف خاکسار سے اشانٹی مشن کا چارج لینے کے لئے کماسی پہنچے تو مجلس خدام الاحمدیہ کماسی نے ان کے اعزاز میں استقبالیہ دیا اور اس کے ساتھ ہی خاکسار کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ کیونکہ خاکسار - - - - چارج لینے کے لئے سالٹ پانڈ کے لئے روانہ ہونے والا تھا۔ معتمد خدام الاحمدیہ مکرم اسماعیل صاحب نے ایڈریس پڑھا اور خاکسار اور مولانا موصوف نے جواب دیا جس میں خدام کو خطاب کیا۔ بعد میں گروپ فوٹو ہوا۔

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے بھائی ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب پنشنر کو جو مرض ذیابیطس کے دیرینہ مریض ہیں۔ دو ہفتہ سے بائیں جانب فالج ہوگیا ہے پہلے سے کچھ افاقہ ہے مگر ابھی کافی تکلیف ہے احباب جماعت سے دعا کی التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و رحم فرماتے ہوئے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

حکیم عبدالرحمن شاہ محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

(۲) چمن سے مکرم مرزا احمد اسمٰعیل صاحب نے لکھا ہے کہ مکرم مرزا محمد امین ذیابیطس سے بیمار ہیں اور ربوہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب مکرم مرزا محمد امین صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ابوالعطاء جالندھری)

آپ کے جو غلام ہوتے ہیں

آپ کے جو غلام ہوتے ہیں
واجب الاحترام ہوتے ہیں

اپنی دنیا سے بھاگنے والے
مرجع خاص و عام ہوتے ہیں

اُن کے در تک گئے جو خاک بسر
بڑے عالی مقام ہوتے ہیں

اے دیارِ حبیب کی گلیو!
ہم تو تم میں مدام ہوتے ہیں

چشم مشتاق جب بھی اٹھتی ہے
ان کے دیوار و بام ہوتے ہیں

غم کی یکسانیوں کے عالم میں
ایک سے صبح و شام ہوتے ہیں

کتنے خوش بخت لوگ ہیں ناہید
اُن سے جو ہمکلام ہوتے ہیں

(ریحانہ ناصبہ)

رسالہ الفرقان کے حضرت میر محمد اسحٰق نمبر پر تبصرہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے قلم سے

رسالہ "الفرقان" کا ایک خاص نمبر نکلا ہے جس میں ہمارے چھوٹے ماموں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کے حالات تحریر کئے ہیں۔ رسالہ الفرقان کا یہ نمبر خدا کے فضل سے بہت ہی مبارک ہے جس سے نہ صرف حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحومؓ کی یاد تازہ ہوتی ہے بلکہ ان کی بے شمار نیکیوں اور خوبیوں کی وجہ سے نیکی کی بھی غیر معمولی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ حقیقتاً الفرقان کا یہ خاص نمبر بہت ہی قابل قدر ہے اور جماعت میں اس کی جتنی بھی اشاعت ہو کم ہے۔ میں اس قابل قدر خدمت میں محترم مولوی ابوالعطاء صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۱/۱۱/۶۱

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ متوجہ ہوں

تحریک جدید سال ۲۷ ختم ہوگیا ہے۔ لیکن جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ کے ذمہ ابھی ۴۶۱۶/- روپیہ کی رقم واجب الوصول ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ نیا سال شروع ہوگیا ہے اب پچھلا معاف ہے بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ براہ کرم جملہ پریذیڈنٹ صاحبان سعی فرمائیں تاکہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے وصولی سو فیصدی تک پہنچ جاوے۔

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ والدہ عبدالمنان مورخہ ۱۵ نومبر ۶۱ء صبح ۱۱½ بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے یکلخت مفارقت اختیار کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ۱۶ نومبر جمعرات کے دن بعد نماز ظہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے پڑھایا۔ اور لمبی دعا فرمائی اور میت کو کندھا دیا۔ بہشتی مقبرہ میں مرحومہ کو دفن کیا گیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے ۴

۴۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنے سایہ رحمت سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (عبدالرحمن نائب تحصیلدار (پنشنر) تاندلیانوالہ)

عشرہ وقفِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے آغاز کا اظہار ۱۹۵۷ء کی عید الاضحیٰ کے مبارک موقعہ پر فرمایا۔ حضور نے عید کا خطبہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ "جن بزرگوں نے ہمارے ملک میں اسلام کو پھیلایا ہے انکے نقش قدم پر چل کر ہم بھی اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں روحانیت کے لحاظ سے ہمارا ملک ویران ہو چکا ہے جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین چشتیؒ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا" (الفضل ۵/۷)

اس خطبہ میں حضور نے نہایت لطیف رنگ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی حقیقت واضح کرتے ہوئے نوجوانوں کو ایک نئے وقف کے ماتحت دینی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے پیش کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ یہی تحریک اب وقفِ جدید کے نام سے موسوم ہے جس کے ماتحت احباب جماعت بڑھ چڑھ کر جانی اور مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں امراء کرام و دیگر عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ عشرہ وقفِ جدید میں یہ خطبہ احباب کو بار بار سنائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

حقیقی نیکی حاصل کرنے کا طریق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون یعنی تم نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز نہیں پا سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہیں پیاری ہیں" (فتح اسلام صفحہ ۲۷)

چندہ تحریک جدید کی ادائیگی آپ کو نیکی کا صحیح مقام عطا کرتی ہے۔ مجاہدین تحریک جدید جلد توجہ فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

امتحان انصار اللہ۔ سہ ماہی چہارم
"کشتی نوح"

(تاریخ امتحان ۱۷ دسمبر ۱۹۶۱ء)

اراکین انصار اللہ کے لئے اس سال کی چوتھی سہ ماہی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "کشتی نوح" کا امتحان مقرر ہے۔ یہ امتحان انشاء اللہ ۱۷ دسمبر بروز اتوار (اور ربوہ میں ۱۵ دسمبر بروز جمعہ) منعقد ہوگا۔ یہ امتحان کتاب دیکھ کر جواب لکھنے کی شکل میں ہوگا۔ اور یہ پرچہ صرف ڈیڑھ گھنٹہ کا ہوگا۔ جملہ زعماء صاحبان اپنی اپنی مجالس میں اس امتحان کی تیاری ابھی سے شروع کرا دیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ اراکین اس امتحان میں شمولیت کریں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب نائب ناظر بیت المال چند دنوں سے اگزیما کی وجہ سے علیل ہیں اگرچہ پہلے سے افاقہ ہے لیکن ابھی پوری صحت نہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۲) مکرم مبارک انور صاحب فاروقی کارکن نظارت بیت المال کے بچے کا پتھری نکلوانے کا اپریشن میو ہسپتال میں ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کی خدمت میں اس کی جلد مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے (عزیز احمد نائب ناظر بیت المال)

(۳) خاکسار کی والدہ صاحبہ (اہلیہ محترم چوہدری مظفر الدین صاحب) کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ گذشتہ رات بھی ان کو دل کا ایک شدید دورہ ہوا جس کے ساتھ تمام جسم سن ہو گیا اور حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی۔ کافی عرصہ کے بعد حالت کچھ سنبھلی اب بتدریج افاقہ ہے۔ نیز خاکسار کے دو بھائی اور ایک بہن بھی چند روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود و بزرگان سلسلہ، صحابہ کرام اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (منصور احمد مبشر ربوہ)

فہرست وعدہ جات جماعت احمدیہ کوئٹہ میں قابل ذکر مثالیں

(۱) مکرم قاضی حبیب الدین احمد صاحب ...۔۔۔۔ ۴ روپیہ کے مقامی وعدہ کے ساتھ مزید ایک سو پونڈ بیرون پاکستان بھیج کر ادا کرنے کا وعدہ ہے۔

(۲) مکرم کرم الہٰی صاحب ایڈووکیٹ۔ گزشتہ سال سے ایک سو روپیہ زائد یعنی کل ۷۰۰/- روپیہ کا وعدہ ہے جس میں سے ۳۰۰/- فوری طور پر ادا فرما دیا گیا۔

(۳) مکرم محمود احمد صاحب سنوری۔ گزشتہ سال سے ۱۷۵/- روپیہ زائد یعنی کل ۳۰۰/- روپیہ کا وعدہ ہے جو کلی طور پر اسی وقت ادا فرما دیا گیا۔

(۴) مکرم میر محمد احمد صاحب خلف الرشید حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضؓ ۲۱۰/- روپے کا وعدہ ہے جو ساتھ ہی ادا فرما دیا گیا۔

(۵) مکرم ملک ممتاز احمد صاحب آف چونڈہ۔ گزشتہ سال سے ۱۸۰/- روپے زائد یعنی کل ۳۰۰/- روپے کا وعدہ ہے جس میں سے ۱۰۰/- روپیہ فوراً ادا فرما دیا گیا۔

(۶) مکرم میجر ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب۔ گزشتہ سال سے ۲۵/- روپیہ زائد یعنی کل ۲۵۱/- روپیہ کا وعدہ

(۷) مکرم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب ۱۸۵/- روپے کا وعدہ جو ساتھ ہی ادا فرما دیا گیا۔

(۸) مکرم ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب ۱۰۴/- روپے کا وعدہ جو ساتھ ہی ادا فرما دیا گیا۔

قارئین کرام سے ان کے نیز جملہ وعدہ کنندگان تحریک جدید کے لئے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال اول)

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام
مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی تقریر

مورخہ ۱۶/۱۱ بروز جمعرات الجمعیۃ العلمیہ کے زیر اہتمام جامعہ احمدیہ ہال میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ایک مفید اور پر از معلومات لیکچر فرمایا۔

تلاوت قرآن پاک اور رپورٹ کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے اپنا لیکچر شروع فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ مجھے فروری ۱۹۳۶ء کو فریضۂ تبلیغ کے لئے بیرون پاکستان بھیجا گیا۔ اور متواتر ۲۶ سال تک خدا تعالیٰ کے فضل سے پیاسی روحوں تک پیغام حق پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ذالک فضل اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ میں متواتر ۱۱ سال تک بغیر کسی قسم کے الاؤنس کے اپنے خرچ پر کام کرتا رہا یہ محض خدا تعالیٰ پر توکل کا نتیجہ تھا۔

ایک احمدی مبلغ کے اوصاف کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلی چیز جو ایک احمدی مبلغ میں پائی جانی ضروری ہے۔ یہ ہے کہ وہ پنجگانہ نماز کے ساتھ ساتھ تہجد بالالتزام بھی پڑھے۔ تہجد کے ذریعہ انسان نہ صرف پیش آمدہ مشکلات سے رہائی پا سکتا ہے بلکہ اسے قرب الہٰی بھی حاصل ہوتا ہے اس ضمن میں آپ نے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے تہجد اور دعا کے نتیجہ میں کئی مواقع پر مصائب اور مشکلات سے بچایا۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مبلغ کے لئے زیادہ سے زیادہ زبانوں کا جاننا ضروری ہے اور خاص کر انگریزی اور عربی میں کافی مہارت ہونی چاہیئے۔ ان کے بغیر مبلغ اپنے کام کو بِاحسن نہیں چلا سکتا۔ مبلغ کے اوصاف کے سلسلہ میں آپ نے بتصریح بات یہ بیان فرمائی کہ مبلغ کو علاوہ اسلامی تعلیم کے مطالعہ کے عیسائیت کا مطالعہ خاص طور پر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا سب سے زیادہ مقابلہ عیسائیت سے ہے اور اسکے لئے ہمیں ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

آخر میں آپ نے مختصراً اپنی مساعی پر روشنی ڈالی اور بیان کیا کہ کس طرح انفرادی اور اجتماعی ہر دو طریق سے تبلیغی کاموں کو سرانجام دیا۔ پھر سوالات کا موقع دیا گیا۔ ازاں بعد صدر صاحب نے مولانا صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر یہ بابرکت اجلاس برخاست ہوا

(قائمقام سیکرٹری الجمعیۃ العلمیہ)

جماعت احمدیہ بھیرہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۳/۱۱ بروز سوموار بعد نماز عشاء ہمارا ایک تربیتی اجلاس مکرم غلام رسول صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا کارروائی کا آغاز حافظ محمد اکرم صاحب نے تلاوت سے کیا اس کے بعد مکرمی رشید محمد اختر صاحب اور ملک عبدالحی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں جناب شریف احمد صاحب قادری نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھیرہ نے کشتی نوح میں سے ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیا اور پھر مکرم منور احمد صاحب نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا۔ بعد ازاں خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے تربیتی موضوع پر تقریر کی۔ بالآخر صدر صاحب نے ہمیں مفید نصائح سے مستفیض فرمایا۔ (محمود احسن)

"مباحثہ مصر" کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی رائے

تحریر فرماتے ہیں:-

مولوی ابوالعطاء صاحب نے مجھے اپنا ایک رسالہ "مباحثہ مصر" کا نسخہ دیا ہے۔ یہ اس مناظرے کی روئیداد ہے جو بعض نامور عیسائی پادریوں کے ساتھ مسیحیت کے بعض بنیادی عقاید کے متعلق مولوی صاحب نے مصر میں کیا تھا۔ مناظرہ تو خیر کامیاب ہونا ہی تھا۔ مجھے اس مناظرہ کی روئیداد پڑھنے سے حیرت ہوئی کہ مولوی صاحب نے اس مختصر سے مناظرہ میں کتنا ضروری مواد بھر دیا ہے۔ یہ مناظرہ یقیناً ان احمدی مبلغوں کے بہت کام آسکتا ہے۔ جن کا مسیحی مشنریوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہو۔"

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۱-۱۱-۶۱

ایک نسخہ کی قیمت دس آنے اور ایک سو نسخہ پچاس روپے علاوہ محصولڈاک

مینجر مکتبہ الفرقان ربوہ

تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں۔ اور نہ ہی میرا کوئی دعویٰ ہے۔ مگر لوگ کہتے ہیں کہ:-

"آپ کا سرمہ "تریاق چشم" بینائی سالہا سال کے کُکرے تین چار دن میں ختم کرتا ہے۔ حجلہ ماشہ تریاق چشم بذریعہ وی پی بھیجیں۔ اس سے قبل تین مرتبہ منگوا چکا ہوں۔" دستخط چوہدری نصیر احمد گوندل احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ۔ پھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے کثیر مقدار میں منگوا رہتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر حبیب اشرف خان صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں:- "پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔" نیز حکیم سید طاہر صاحب لہندی ڈوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں:- "چالیس شیشیاں "تریاق چشم" بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں" اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کیلئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے

تریاق چشم کی خصوصیات:- یہ ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے۔ سرخی کو اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا ہے۔ زخم، خارش، پانی کا بہنا، پلکوں کا گر جانا، روشنی میں آنکھ کا نہ کھلنا۔ مطالعہ سے محروم رہنا۔ دھند، گید۔ گوہانجی کے لئے بالکل بےضرر اور بیحد مفید ہے۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج سے مایوس العلاج مریضوں پہ اپنے چالیس سالہ تجربہ کی بنا پر بڑے بڑے نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے۔

المشتہر:- مرزا عالم بیگ موجد تریاق چشم ولی منصف چنیوٹ ضلع جھنگ

(نوٹ:- اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گرداھی شاہدولہ گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں)

احمد کولڈ سٹارٹ ڈیزل آئیل انجن

زرعی وصنعتی ضروریات کے لئے بارہ تا چوبیس ہارس پاور ڈیزل آئل انجن خریدنے کیلئے

نور مکینیکل انجینئرڈ ڈیزل انجن مینوفیکچرز اینڈ ریپررز

اندرون پرانا ہسپتال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

شیزول

عورتوں کی جملہ بیماریوں کے لئے — چار روپے

حب اطہرا رجسٹرڈ

ہزاروں گھروں کا چراغ — پونے چودہ روپے

دوائی خاص

اندرونی ورم اور لیکوریا کا علاج — تین روپے

تریاق اولاد

سو فی صدی مجرب دوا — نو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

درخواست دعا

میرا لڑکا عمر دو سال کالی کھانسی کی وجہ سے بیمار ہے۔ اور اب بخار بھی ہونا شروع ہو گیا ہے۔ احباب شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالرشید پسر مولوی عبدالکریم صاحب ایجنٹ الفضل) متصل مسجد احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل کو مندرجہ ذیل کام کے لئے ۳۰ نومبر ۱۹۶۱ء کے ۱۱½ بجے دوپہر تک پرسینٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی ہوں۔ ٹنڈر مخصوص فارم پر ہوں۔ جو ۳۰ نومبر ۱۹۶۱ء کے ۱۱½ بجے دوپہر تک دفتر ہذا سے بادائیگی قیمت ایک روپیہ فی کاپی مل سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز ۱۲½ بجے دوپہر برسر عام کھولے جائیں گے

کام	تخمینہ لاگت مع ٹنڈر پرسینٹیج	زر ضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل
کوٹ لکھپت میں کلاس چہارم کے چھ یونٹ سٹاف کوارٹروں کی ازسرنو تعمیر	۱۶۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے	چار ماہ

(۲) صرف ایسے ٹھیکیدار ٹنڈر بھیجیں جن کے نام منظور شدہ فہرست پر ہوں اور جنہیں بل کے کام کا کافی تجربہ ہو ایسے ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کی منظور شدہ فہرست پر نہیں انہیں چاہیئے کہ اپنے کاغذ اندراج یعنی اپنی مالی ساکھ اور تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ لا کر ۳۰ نومبر ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے اپنے نام درج فہرست کرالیں۔

(۳) مفصل قواعد وضوابط اور نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس وغیرہ کو کسی یوم کار کو دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں دیکھ سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ قلیل ترین ٹنڈر یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرے ٹھیکیداروں کا اپنا مفاد اس امر میں ہے کہ وہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیدار جملہ لیبر اور میٹریل کے لئے پرسنٹیج ریٹ صحیح (سالم) اعداد میں پیش کریں۔ ٹنڈر دہندگان ٹنڈر دینے سے پہلے مقام کار کا ملاحظہ کر کے کام کی اصل صورت حال سے متعلق اطمینان کر لیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ لاہور)

ہر لحاظ سے عمدہ اور بہترین سیاہی

ڈائمنڈ انک فاؤنٹن پن کیلئے استعمال کریں

"آواز" کے موضوع پر ڈاکٹر عبدالبصیر پال کی تقریر

بقیہ صفحہ اول

کیوں معلوم ہوتی ہے؟ آواز کے بلند یا دھیمی ہونے کا انحصار کس بات پر ہے؟ رات کے وقت آواز کیوں زیادہ بلند اور دور دور تک سنائی دیتی ہے؟ یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے سوالات کے آپ نے بہت دلچسپ اور معلومات افزا جواب دیکر اس حقیقت کو واضح کیا کہ قدرت نے جاندار اجسام کو قوت شنوائی سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک ایسی حیران کن اور محیر العقول مشینری ان اجسام میں تخلیق فرمائی ہے کہ جس کی باریکیوں اور کارفرمائیوں کا پورے طور پر احاطہ کرنا انسان کے بس میں نہیں ہے۔

لیکچر کے بعد دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا جس میں کالج کے طلبہ نے خاص طور پر بہت دلچسپی کے ساتھ حصہ لیکر استفادہ کیا۔

آخر میں بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے نگران پروفیسر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی نے بزم اردو کی طرف سے فاضل مقرر جناب ڈاکٹر عبدالبصیر پال اور صاحب صدر جناب ڈاکٹر وحید قریشی کا شکریہ ادا کیا۔ اور ڈاکٹر پال صاحب کی اس نہایت دلچسپ تقریر کو اس امر کے حق میں ایک دلیل کے طور پر پیش کیا کہ اردو کو اعلیٰ سطح پر بھی ذریعہ تعلیم بنایا جاسکتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴